۲۳ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 184)

بچوں کی تربیت میں ماں کا کردار!

- سب سے بڑی مصیبت کیا ہے؟ 02
- معذور بچے کو نماز کا جذبہ کیسے نصیب ہوا؟ 10
- سیدالشہداء کے مزار کی برکات 16
- دانتوں سے ناخن کاٹنے کے نقصانات 19

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بچوں کی تربیت میں ماں کا کردار![1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۸ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بے شک تمہارے نام بِپہچان سمیت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، لہٰذا مجھ پر بہترین الفاظ میں دُرُودِ پاک پڑھو۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بچوں کی تربیت میں ماں کا کردار

سُوال: بعض اوقات ماں اپنے بچوں کے دَدھیال مثلاً تایا، چچا اور پھوپھی کی نسبت بچوں کے ننھیال مثلاً ماموں اور خالہ کی طرف ان کی زیادہ توجہ دلاتی ہے جس کے سبب ان کے دلوں میں دَدھیال کی اہمیت و عظمت کم ہو جاتی ہے، اسی طرح اگر ماں کی اپنی کسی نند کے ساتھ چپقلش تھی اور بعد میں اس کی شادی ہو گئی تو بعض اوقات ماں اپنے بچوں سے کہتی ہے: "تمہاری پھوپھی نے میرے ساتھ ایسا ایسا سُلوک کیا تھا اور وہ ایسی ایسی ہے" اسی طرح بچوں کے تایا کے متعلق کہتی ہے: "تمہارے تایا نے تمہارے والد پر ظلم کیا ہے کہ وہ تمہارے باپ کا حصہ کھا گئے ہیں!" حالانکہ تایا اپنے بھائی کا حصہ انہیں دے چکے ہوتے ہیں، اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (سائل: سلمان عطاری مَدَنی، کراچی)

جواب: یہ ایک نفسیاتی اثر ہوتا ہے کہ بچے کا رُجحان دَدھیال کی نسبت ننھیال کی طرف زیادہ ہوتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ بچہ اپنی ماں سے زیادہ مانوس ہوتا ہے اور ماں ساس کے مقابلے میں اپنی ماں کو زیادہ چاہتی ہے، نیز عورت کا اپنی ساس

1 ...... یہ رسالہ ۲۴ رَمضانُ المبارک ۱۴۴۱ھ مطابق 17 مئی 2020ء (بعد نمازِ تراویح) کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... مصنف عبد الرزاق، باب الصلاۃ علی النبی (۱۲۸ ب)، ۲/۱۴۰، حدیث: ۳۱۱۶۔

کے مقابلے میں اپنی ماں سے رشتہ زیادہ قریب ہوتا ہے، الغرض یہ ایک ایسا فطری تقاضا ہے جس کا مقابلہ ہو ہی نہیں سکتا۔ البتہ ماں کو انصاف کرنا چاہیے کہ بچے کے باپ پر اس کے ماں باپ کا حق ہوتا ہے، البتہ اگر بچے کے دادا دادی وغیرہ میں کوئی ایسی شرعی خرابی ہے جس سے بچے کے کردار کو ٹھیس پہنچ سکتی ہے اور اس وجہ سے وہ بچے کو ان سے دور رکھے تو یہ الگ بات ہے، لیکن اگر کوئی شرعی مجبوری نہ ہو تو ماں کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو ددھیال کی محبت گھول کر پلائے، اس کی برکت سے معاملہ برابر رہے گا۔ بچوں کے تایا کی طرف سے پیسے کھانے والی بات بچوں کو بتانے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ کسی مسلمان میں موجود بُرائی کو اس کی پیٹھ پیچھے بیان کرنا بُرائی اور غیبت ہے۔ (1) عموماً پیسوں کے معاملات میں لوگوں کو پکی معلومات نہیں ہوتیں بس سُنا ہی ہوتا ہے کہ فلاں پیسے کھا گیا تھا، اگرچہ اس نے نہ کھائے ہوں، اگر وہ دے دے تب بھی ناشکری کی جاتی ہے کہ پورے نہیں دیئے، جبکہ دینے والا بولتا ہے: میں نے پورے، بلکہ زیادہ دیئے ہیں۔

سب سے بڑی مصیبت کیا ہے؟

سُوال: سب سے بڑی مصیبت کیا ہے؟ نیز فضول باتوں کی چند مثالیں بھی بتا دیجئے۔ (2)

جواب: سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ ہماری زبان بے لگام ہو گئی ہے، اگر اس پر قفلِ مدینہ لگ جائے تو ہماری یہ سوچ بن جائے گی کہ "پہلے تولو بعد میں بولو" یعنی فلاں بات کرنے سے ثواب ملے گا یا گناہ یا نہ ثواب ملے گا نہ گناہ جسے مباح بات کہتے ہیں اس میں اچھی نیت کرنا ممکن ہے۔ نیز اگر ہم بولنے سے پہلے سوچ لیں اور ہمارا فضول باتوں سے بچنے کا ذہن بن جائے تو تقریباً جھگڑے دم توڑ جائیں۔ لیکن افسوس! بعض لوگ طرح طرح کے فضول سُوالات بہت کرتے ہیں مثلاً "یہ چیز کتنے کی لی، وہ کیا ہے، یہاں یہ کیوں رکھا ہے!" حتّٰی کہ بعض اوقات دل دکھانے والے سُوال بھی کئے جاتے ہیں مثلاً "تمہارے گھر میں صفائی کیوں نہیں ہوتی؟" یاد رہے! اس سُوال سے مسلمان کی دل آزاری ہو گی، یوں ہی کسی کے پیٹھ پیچھے اس کے گھر، سُواری، خاندان، واش روم، چٹائیوں، دریوں اور دیواروں کی بُرائی کرنا بھی غیبت ہے کہ اس کے سبب بھی صاحبِ خانہ کی دل آزاری ہو سکتی ہے، نیز اس طرح کے سُوالات پوچھنے کا نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ بسا اوقات سامنے

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۳ / ۵۳۲، حصہ: ۱۶۔

2 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

والے کے دل میں سُوال پوچھنے والے کی نفرت بیٹھ جاتی ہے۔

فضول سُوالات کی مثالیں

عموماً سیدھے سادھے نظر آنے والے اسلامی بھائی سے جب اس کی آمدنی پوچھی جاتی ہے تو جواب ملتا ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری آمدنی "ڈھائی لاکھ" روپے ہے تو سُوال کرنے والے کے منہ سے اچانک نکلتا ہے: ڈھائی لاکھ روپے! حالانکہ اس طرح کے سُوالات پوچھنے کی آخر ضرورت ہی کیا ہے، نیز عوام اس طرح کے سُوالات بھی بہت کرتے ہیں مثلاً تمہاری بیٹیاں کتنی ہیں، بڑی کتنی ہیں، منگنی ہوئی ہے یا نہیں، جہیز میں کتنا سونا دیا ہے، بیٹے کا کیا مسئلہ ہے، اب تو وہ بڑا ہو گیا ہے ، لہٰذا اس کا کچھ کرو یعنی اس کی شادی کر دو" ایک اسلامی بھائی نے تو یہاں تک بتایا ہے کہ لوگ شادی شدہ جوڑوں سے یہ بھی پوچھتے ہیں کہ کوئی خوشخبری ہے یا نہیں؟ عورتیں اس معاملے میں زیادہ سُوالات کرتیں، بلکہ شرم و حیا کے سارے ریکارڈ توڑ ڈالتی ہیں، اللہ پاک ان کو عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ ایسے موقع پر فضول سُوالات نہیں کرنے چاہئیں بلکہ یہ دعا کرنی چاہیے کہ بچہ ہو یا بچی اللہ پاک اس کی خیر کرے اور اسے صحت و عافیت نصیب فرمائے۔

غیر ضروری باتوں سے بچنے کا ذہن

سُوال: جس طرح بعض لوگ اپنے پڑوسیوں خصوصاً قریب رہنے والوں کے ذاتی معاملات میں بہت دلچسپی لیتے اور ان سے فضول قسم کے سُوالات پوچھتے ہیں، کیا آپ بھی اس طرح کے سُوالات کرتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری آج سے نہیں بہت پُرانی عادت ہے کہ میں ایسے سُوالات نہیں کرتا، میں نے آپ سے بھی کبھی نہیں پوچھا ہو گا کہ آپ کیا کام کرتے ہیں اور کیا کھاتے ہیں؟ مفتی صاحب میرے پاس تشریف فرما ہیں، میں نے کبھی بھی ان سے یہ نہیں پوچھا کہ آپ کی کتنی تنخواہ ہے؟ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ جامعۃ المدینہ کے اُستاد کی تنخواہ کتنی ہوتی ہے کہ اس طرح کی باتیں مجھے عام طور پر کم ہی پتا ہوتی ہیں۔ بالفرض کبھی کوئی بتا دیتا ہے تو میں بھول جاتا ہوں۔ یوں ہی مجھے یہ بھی پتا نہیں کہ میرے ساتھ رہنے والے اسلامی بھائی کی آمدنی کتنی ہے نہ ہی میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ کتنا کماتے ہیں! اس کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح کے سُوالات کے جوابات دینے کو آدمی پسند نہیں کرتا بلکہ اس کا دل دکھتا

ہے، کیونکہ اگر تنخواہ کم ہوگی تو وہ بتاتے ہوئے شرمائے گا کہ کوئی یہ نہ کہہ دے کہ ”تجربہ اور تعلیم کے اعتبار سے تمہاری تنخواہ بہت کم ہے، اگر زیادہ ہوئی تو وہ ڈرے گا کہ کسی کی نظر نہ لگ جائے۔

میری نواسیوں کے ابو کے متعلق مجھے آج تک پتا نہیں چل سکا، نہ کبھی میں نے ان سے پوچھا کہ وہ کتنا کماتے ہیں اور ان کی ماہانہ کتنی آمدنی ہے، نہ ہی میرا ذہن ہے کہ ان سے اس بارے میں کچھ پوچھوں، خدا نخواستہ اگر انہیں مالی طور پر کوئی تکلیف ہوگی تو خود ہی ان کی مالی حیثیت کا پتا چل جائے گا جیسے بعض لوگ دعا کروانے آتے ہیں تو ساتھ ساتھ اپنے حالات بھی بتا دیتے ہیں، لیکن فی الحال وہ اچھا کھاتے پیتے اور اچھی زندگی گزارتے ہیں، اللہ پاک انہیں کسی کا محتاج نہ کرے۔ بہرحال اگر سب لوگوں کی ایسی سوچ بن جائے گی تو اللہ پاک کی رحمت سے زندگی پُر سکون ہو جائے گی اور دوسروں کا دل دکھانے سے بھی بچ سکیں گے۔

درودِ پاک پڑھنے کی عادت پر اِستقامت پانے کا طریقہ

سُوال: ہم بچپن سے دُرودِ پاک کے فضائل و برکات سنتے آ رہے ہیں، مگر اس کے باوجود ہماری درودِ پاک پڑھنے کی عادت نہیں بن پاتی، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: کسی کو نیکیوں پر استقامت نہیں ملتی تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ عمل کرنا ہی چھوڑ دے، اسے چاہیے کہ وہ عمل کرتا رہے اِنْ شَآءَ اللہ استقامت بھی مل جائے گی۔ اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكَرَامَةِ یعنی استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے اور اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی یہ صفت ہے کہ یہ حضرات استقامت کے ساتھ نیکیاں بجا لاتے ہیں۔

معونت، کرامت اور اِستدراج کی تعریف

سُوال: معونت، کرامت اور استدراج میں کیا فرق ہے؟[1]

جواب: آج کل لوگوں کو معونت کی تعریف معلوم ہی نہیں ہوتی، لہٰذا وہ ہر انوکھی چیز کو کرامت بول دیتے ہیں، حالانکہ اس کا کرامت ہونا ضروری نہیں ہوتا وہ ”معونت“ بھی ہو سکتی ہے۔ اللہ پاک کے ولی سے اگر کوئی ایسی چیز ظاہر ہو جو عادتاً

1 ...... یہ عنوان شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

محال ہو یعنی جو عام طور پر نہ ہوتی ہو تو اسے ”کرامت“ کہتے ہیں، اگر یہی چیز کسی مومنِ کامل سے ظاہر ہو تو اسے ”معونت“ کہتے ہیں، اگر کسی فاسق یا کافر سے اس کا اِظہار ہو تو اسے ”اِستدراج“ کہتے ہیں۔(1)

بعض لوگوں کو کرامت دیکھنے کا بڑا شوق ہوتا ہے، لہٰذا جس سے کرامت ظاہر ہوتی دیکھ لیتے ہیں اسے ولی سمجھ لیتے ہیں، حالانکہ کئی اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ نے کرامت دکھانے کو پسند نہیں کیا، نہ ہی وہ اس بات کی فکر میں رہے کہ لوگوں کو ان کی کرامتیں نظر آئیں، کیونکہ یہ حضرات کرامت کے اظہار سے بے نیاز ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان سے بھی کرامات ظاہر ہوتی رہتی ہیں، لیکن ہر ولی سے کرامت ظاہر ہونا ضروری نہیں۔

”مُتَبَرِّك“ اور ”مُتَبَرَّك“ میں دُرُست کیا ہے؟

سُوال: ”مُتَبَرِّك“ ہوتا ہے یا ”مُتَبَرَّك“؟

جواب: راء کے زبر کے ساتھ ”مُتَبَرَّك“ ہے۔

”عید مُبارِک“ اور ”عید مُبارَک“ میں دُرُست کیا ہے؟

سُوال: ”عید مُبارِک“ دُرُست ہے یا ”عید مُبارَک“؟

جواب: کئی لوگ اس لفظ کو راء کے زیر کے ساتھ یعنی ”مبارِک“ پڑھتے ہیں، حالانکہ یہ راء کے زبر کے ساتھ ہے یعنی ”مُبارَک“، قرآنِ کریم میں بھی لفظ ”مبارَک“(2) آیا ہے۔

امیرِ اہلِ سُنَّت نے کن کن ملکوں کا سفر کیا ہے؟

سُوال: آپ نے نیکی کی دعوت کے سلسلے میں کون کون سے ممالک کا سفر کیا ہے؟

جواب: میں نے زیادہ ملکوں کا سفر نہیں کیا، ہاں! نیکی کی دعوت کے لیے کئی سفر کیے ہیں۔ میرے جیسا مذہبی ذہن والا آدمی جہاں جاتا ہے نیکی کی دعوت دینا اس کے معمولات میں شامل ہوتا ہے اگرچہ وہ کھانے کی دعوت ہی کیوں نہ ہو۔ بہر حال جن ممالک کا میں نے سفر کیا ہے ان میں حرمین طیبین یعنی مکے شریف اور مدینے شریف کا سفر شامل ہے، ان کے

---

1 ...نبراس، اقسام الخوارق سبعة، ص ۲۷۲- بہار شریعت، ۱/ ۵۸، حصہ: ۱۔ 2 ...پ۱۷، الانبیاء: ۵۰۔

علاوہ عراق شریف، سری لنکا، ہند، امارات اور ساؤتھ افریقہ وغیرہ کے سفر بھی کئے ہیں۔ ساؤتھ افریقہ کے سفر میں دوحا ایئرپورٹ پر ہمارا ہوائی جہاز کچھ دیر کے لئے ٹھہرا تھا، اس دوران ہم نے نماز بھی پڑھی تھی۔

کیا امیرِ اہلِ سُنَّت بچپن میں اپنا برتھ ڈے مناتے تھے؟

سُوال: کیا آپ بچپن میں اپنی ”برتھ ڈے“ منایا کرتے تھے؟ (سائل: محمد ابراہیم رضا عطاری، لاہور)

جواب: جی نہیں! ہمارے دور میں بچوں کی برتھ ڈے منانے کا نہ تصور تھا نہ ہی کبھی ایسا سُنا تھا کہ لوگ اپنے بچوں کی برتھ ڈے مناتے ہوں، البتہ اب یہ سلسلہ بہت عام ہو گیا ہے۔

مَدَنی مذاکرے کے دوران ”حسن رضا“ کیا کرتے ہیں؟

سُوال: میں آپ کے سارے مَدَنی مذاکرے دیکھتا ہوں اور نوٹ کرتا ہوں کہ آپ ”حسن رضا“ کے ساتھ کھیلتے ہیں، اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: ماشآءَاللہ آپ مَدَنی مذاکرے کے اتنے شوقین ہیں! ”حسن رضا“ ابھی کمسن بچہ ہے، میں ان کے ساتھ کیسے کھیل سکتا ہوں! البتہ وہ خود ہی کھیل رہے ہوتے ہیں، نیز ان کے اپنے انداز ہیں جو یہ سب کے سامنے ظاہر نہیں کرتے مثلاً ان کا بھاگ بھاگ کر آنا اور مجھ سے لپٹنا وغیرہ، البتہ کبھی کبھار ان کے انداز سب کے سامنے ظاہر ہو جاتے ہیں۔

بچے کن باتوں پر صبر کر کے ثواب حاصل کر سکتے ہیں؟

سُوال: بچے کن باتوں پر صبر کر کے ثواب حاصل کر سکتے ہیں؟ (ایک بچے کا سُوال)

جواب: جن باتوں سے آپ کو تکلیف پہنچتی ہے ان پر صبر کیجئے مثلاً آپ کو بریانی کھانی تھی، مگر آپ کی امی جان کھچڑی دے دیں تو آپ کو تکلیف ہو گی، مگر آپ صبر کر کے کھا لیجئے اور ثواب کمائیے۔ اسی طرح آپ کو کوئی کھلونا چاہیے تھا، لیکن آپ کی امی جان نے کہا: ”میرے پاس پیسے نہیں ہیں میں اتنا مہنگا کھلونا نہیں دلوا سکتی“ یہ سن کر آپ کو تکلیف ہو گی، مگر آپ صبر کیجئے اور چھوٹے کھلونے سے گزارا کر لیجئے۔ یوں ہی آپ نے امی جان سے کہا: مجھے فلاں کپڑے پہننے ہیں، لیکن ہو سکتا ہے امی جان آپ کو سادہ اور مطلوبہ کپڑوں سے کم قیمت والا کپڑا پیش کریں تو آپ ضد کئے بغیر صبر

کر لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ ثواب ملے گا۔

ایک دوسرے کے حقوق کی حفاظت کس طرح کی جائے؟

سُوال: ہم ایک دوسرے کے حقوق کی حفاظت کیسے کر سکتے ہیں؟ (سائل: دانش)

جواب: سب کو پتا ہے کہ کسی کو تکلیف نہیں دینی چاہیے اس سے دوسرے کی حق تَلفی ہوتی ہے مثلاً کسی کو بلا وجہ مارنا، کسی کا حق چھیننا، کسی کی جیب سے پیسے چُرانا، گھور کر دیکھنا اور دھکا مارنا وغیرہ دوسروں کی حق تَلفی اور تکلیف کا سبب ہے۔ اسی طرح اجتماع میں ایسے انداز میں بیٹھنا کہ جس سے کسی کے لیے جگہ تنگ ہو جائے یا پہلے سے بیٹھے ہوئے لوگوں کے درمیان زبردستی گھس جانا اور چوکڑی مار کر بیٹھنا بھی حق تَلفی کے اسباب ہیں۔ یاد رہے! ماں باپ، بہن بھائیوں اور عام لوگوں کے کئی حقوق ہیں، لہٰذا کسی کا حق بھی پامال نہیں کرنا، نیز جہاں شریعت نے روکا ہے وہاں رُکنا ہے۔

نبی اور رسول میں کیا فرق ہے؟

سُوال: نبی اور رسول میں کیا فرق ہے؟ نیز کیا فرشتوں میں بھی رسول ہوتے ہیں؟

جواب: ہر رسول نبی ہوتا ہے، مگر ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔[1] رسول وہ ہوتا ہے جو شریعت لے کر آئے، نیز فرشتوں میں بھی رسول ہوتے ہیں۔[2]

اِیثار کرنے کا طریقہ

سُوال: اِیثار کرنے کا طریقہ اِرشاد فرما دیجئے۔

جواب: جس چیز کی خود کو ضرورت ہو دوسرے کو اس پر ترجیح دینا "ایثار" کہلاتا ہے[3] مثلاً مجھے بھی قلم کی ضرورت ہے اور دوسرے کو بھی قلم کی حاجت ہے، اگر میں نے اپنا قلم اس کو پیش کر دیا تو یہ "اِیثار" ہے۔ اسی طرح اگر ہم کھانا کھانا چاہتے ہیں اور ہمارا بھائی بھی کھانے کا طلب گار ہے، ہم جھوٹ بولے بغیر اس نیت سے جان بوجھ کر تھوڑا کھائیں اور چھوٹے چھوٹے نوالے لیں کہ ہمارا بھائی بھی پیٹ بھر کر کھا لے تو یہ بھی "ایثار" ہے۔ البتہ اگر ہم مٹھیاں بھر بھر کر

---

1 ..... مراٰۃ المناجیح، ۷/۶۱۲۔ 2 ..... ہمارا اسلام، حصہ: ۲، ص ۵۳۔ 3 ..... احیاء العلوم، کتاب ذم البخل... الخ، بیان الایثار وفضلہ، ۳/۳۱۷۔

کھانے لگیں گے تو ظاہر ہے کہ وہ ہمارا منہ تکتا رہ جائے گا۔ بہر حال اگر ہماری سوسائٹی میں ایثار کی بہاریں آجائیں تو بہت سے دُکھ دور ہو جائیں، مگر افسوس! ہمارے یہاں لوٹ مار مچی ہوئی ہے کہ ایک طرف کورونا وائرس نے ہمیں تکلیف پہنچائی ہوئی ہے تو دوسری جانب ہمارے تاجر بھائیوں نے حیلے بہانوں سے دوائیں اور دیگر چیزیں مہنگی کر کے لُوٹ مار کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔ اگرچہ ہر تاجر حیلے بہانوں سے کام نہیں لیتا، لیکن جو لوگ بازار میں آتے جاتے ہیں انہیں اس چیز کا زیادہ علم ہو گا کہ تاجر حضرات کئی چیزیں چھپا دیتے یا ناقص چیزیں بیچتے ہیں، یہ ایسے ظالم ہوتے ہیں کہ جو غریبوں میں پیسے اور اناج تقسیم کرتے ہیں یہ لوگ اُن کی کھال بھی اُتار لیتے ہیں۔ بہر حال تاجروں کو چاہیے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ہمدردی والا سلوک کریں۔ اللہ کریم ہمیں مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی اور ایثار کرنے کا جذبہ عطا فرمائے۔

نہانے کے بعد وُضو کرنا کیسا؟

سُوال: کیا نہانے کے بعد نماز کے لئے وضو کرنا جائز ہے؟

جواب: جب غسل کر لیا تو وضو بھی ہو گیا، لہٰذا اب نئے وضو کی حاجت نہیں[1] اور اس وضو سے نماز بھی ہو جائے گی۔ غسل کر لینے کے بعد وضو کرنے والے شاید اس وہم کا شکار ہوتے ہیں کہ ”غسل سے وضو نہیں ہوتا یا برہنہ (ننگے) بدن پر نظر پڑ جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے“ یہ لوگوں میں غلط مشہور ہے، کیونکہ برہنہ بدن پر وضو کرنے، وضو کے بعد کسی کو برہنہ دیکھنے یا خود برہنہ ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔[2]

وُضو کے لئے ناک میں پانی نہ چڑھایا تو کیا وضو ہو جائے گا؟

سُوال: وُضو کرتے وقت ناک میں پانی نہ چڑھایا تو کیا وضو ہو جائے گا؟[3]

جواب: وُضو میں کُلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا سُنَّتِ مُؤَکَّدہ ہے،[4] لیکن ان کے بغیر بھی وضو ہو جائے گا۔ البتہ اگر

1 ...مراٰۃ المناجیح، ۱/۳۰۵۔

2 ...فتاوی ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الاول، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ۱/۱۳ ماخوذاً۔

3 ...یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

4 ...درمختار، کتاب الطھارۃ، ارکان الوضوء اربعۃ، ۱/۲۵۳۔

کسی پر غسل فرض تھا اور اس نے غسل میں یہ دونوں کام نہ کئے تو اس کا غسل ہی نہیں ہو گا۔[1]

کیا قریشی کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

سُوال: کیا قریشی کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

جواب: بنو ہاشم قریشی قبیلے کا ایک خاندان ہے، بنو ہاشم یعنی ہاشمی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے،[2] نیز ہر ہاشمی قریشی ہوتا ہے، لیکن ہر قریشی ہاشمی نہیں ہوتا۔ آج کل گوشت فروش بھی اپنے آپ کو ”قریشی“ کہتے ہیں۔ ایک بار میری ایک گوشت فروش ذمہ دار اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی تو میں نے اس سے پوچھا: آپ کس وجہ سے اپنے آپ کو ”قریشی“ کہتے ہیں؟ شاید انہوں نے کہا تھا کہ ”ہم فلاں صحابی کی اولاد میں سے ہیں“ مگر میں ان صحابی کا نام بھول گیا ہوں۔ اگرچہ یہ ممکن ہے کہ قریشی انہی صحابی کے خاندان سے تعلق رکھتے ہوں، لیکن ہر گوشت فروش کا ان کے خاندان سے ہونا ضروری نہیں، ہو سکتا ہے کچھ گوشت فروش ویسے ہی بیچ میں آکر خود کو قریشی ظاہر کرتے ہوں۔

کیا سید اپنے بھائی یا بہن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے؟

سُوال: کیا سید اپنے بھائی یا بہن کو زکوۃ یا فطرہ دے سکتا ہے؟

جواب: بھائی بہن ایک دوسرے کو مستحقِ زکوۃ ہونے کی صورت میں زکوۃ دے سکتے ہیں،[3] لیکن سید دوسرے سید کو نہ تو زکوۃ دے سکتا ہے نہ ہی لے سکتا ہے اگرچہ وہ کتنا ہی غریب ہو،[4] نیز ہاشمی بھی یہ کام نہیں کر سکتے۔[5] یاد رکھئے! زکوۃ مال کا میل ہوتا ہے،[6] لہٰذا اگر زکوۃ کے مستحق بہن بھائیوں کی مدد کرنی ہے تو اصل مال سے مدد کی جائے کہ یہ زیادہ اچھا ہے۔ اگر اصل مال سے ان کی مدد نہیں کرنا چاہتے تو غیر سید اور غیر ہاشمی اپنے مستحق بہن بھائیوں کو زکوۃ ہی دے دیں کہ کم از کم کچھ نہ ہونے سے تو ہونا اچھا ہے۔ یہ بڑی سمجھنے والی بات ہے۔

جہیز کے سامان پر زکوٰۃ ہوگی یا نہیں؟

سُوال: میرے سسرال میں میرے جہیز کا سامان پڑا ہوا ہے اور استعمال نہیں ہوتا، کیونکہ ہماری رہائش کہیں اور ہے، یہ

---

1 ..... جنتی زیور، ص ۲۲۴۔ 2 ..... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۹۹ ماخوذاً۔ 3 ..... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۲۵۲۔ 4 ..... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۲۸۸ - ۲۸۹۔
5 ..... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۲۸۹ ماخوذاً۔ 6 ..... مراٰۃ المناجیح، ۳/۴۶۔

اِرشاد فرمایئے کہ کیا مجھے اس جہیز کے سامان پر زکوٰۃ دینا ہوگی؟

جواب: جی نہیں! جہیز کا شمار مالِ تجارت میں نہیں ہوتا، لہٰذا جہیز کے سامان پر زکوٰۃ نہیں ہوگی۔[1] ہاں! اگر جہیز کے سامان میں سونا چاندی بھی شامل ہے اگرچہ وہ دوسرے مکان میں ہی پڑا ہوا ہو تب بھی اس کی زکوٰۃ دینی ہوگی۔

ہر ساس بد دیانت نہیں ہوتی!

سُوال: بعض اوقات ساس بہو کا زیور اپنے پاس رکھ لیتی ہے جسے واپس لینے کے لئے بہو کو بڑی مشکل پیش آتی ہے، ایسی صورتِ حال میں بہو کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: بہو پر لازم نہیں کہ وہ اپنی ساس کو اپنے زیورات دے، لیکن بہو شریف ہے اور وہ اپنی ساس کو پہننے کے لئے اپنے زیورات دے دیتی ہے، نیز بہو کی ساس اس کے زیورات واپس نہیں کرتی تو ایسی بہو صبر کا ذہن رکھتی ہوگی۔ اگرچہ ساس بہو کا کمرہ اور کبڈ الگ الگ ہوتا ہے، لیکن عام طور پر ساس اپنی بہو کا سونا اپنی ہی تحویل میں رکھتی اور ضرورت کے وقت پہنتی بھی ہوگی، لہٰذا ایسی صورت میں بہو اپنی ساس سے بار بار زیورات لے کر کیسے پہنے گی! یاد رہے! یہ ضروری نہیں کہ ہر ساس بد دیانت ہوتی ہے اور بہو کے زیورات لے کر ان پر قبضہ جما لیتی ہے، نیک طبیعت ساسیں بھی ہوتی ہیں۔

معذور بچے کو نماز کا جذبہ کیسے نصیب ہوا؟

سُوال: یہ اِرشاد فرمایئے کہ ویڈیو میں دکھائے گئے بچے کو نماز کا جذبہ کیسے ملا؟ (ویڈیو میں ہاتھوں سے معذور بچے کو نماز کے مختلف ارکان یعنی رکوع سجود وغیرہ ادا کرتے ہوئے دکھایا گیا)

جواب: ویڈیو میں دکھائے گئے بچے کی عمر شاید زیادہ ہوگی، شاید وہ اپنے امراض یا معذوری کے سبب چھوٹا لگ رہا ہے، بے چارہ واقعی تکلیف میں ہے اور ایسا معذور ہے کہ بظاہر اس کا علاج ہونا ممکن نہیں لگتا، مگر پھر بھی اس کے اندر نماز پڑھنے کا جذبہ موجود ہے، معلوم ہوا جس کے اندر نماز کا جذبہ ہوتا ہے اس کے لئے بہت راستے ہیں، لیکن جسے نماز نہیں پڑھنی ہوتی تو نماز فرض ہونے کے باوجود اس کے پاس نماز نہ پڑھنے کے ہزار بہانے ہوں گے، بالفرض بہانہ کرنا بھی ہے

1 فتاویٰ اہلِ سنّت، احکامِ زکوٰۃ، ص ۱۷۸۔

تو ایسا بہانہ کرنا چاہیے جو آخرت میں عذاب سے بچا سکے۔ یاد رہے! چھوٹے بچے پر نماز فرض نہیں ہوتی، تاہم اسے سات سال کی عمر سے ہی نماز کی عادت ڈلوائیے، نیز نمازوں کا جذبہ پانے کے لئے مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والی کتاب ”فیضانِ نماز“[1] سے گھر درس جاری کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ نمازوں کا جذبہ نصیب ہوگا۔

قطعِ رحمی حرام ہے!

سُوال: ہمارے والد صاحب کا ہمارے چچا اور دیگر چند رشتہ داروں سے جھگڑا ہے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ کیا ہم بھی ان رشتہ داروں سے تعلق توڑ کر رکھیں یا ہمیں اپنے رشتے کے مطابق ان سے بنا کر رکھنی چاہئے؟

جواب: غالباً اس طرح کی لڑائیاں عورتوں میں زیادہ ہوتی ہیں، بہرحال والدین کے جھگڑوں میں اولاد کو نہیں پڑنا چاہئے، چچا سے بھتیجے کو صِلۂ رحمی تو کرنی ہی ہوگی، کیونکہ قطعِ رحمی حرام ہے۔[2] اگر دونوں بھائی آپس میں ناراض ہیں اور اس وجہ سے بیٹا اپنے چچا سے نہیں ملتا تو اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے، لڑائی چاہے والد صاحب کی اپنے بھائی سے ہو یا والدہ کی اپنی بہن سے، اولاد اپنے والدین کی لڑائی کی وجہ سے صِلۂ رحمی کرنے سے خود کو محروم نہ کرے، نیز بھائی بہن کو، بھائی بھائی کو، بہن بہن کو آپس میں ناراضیاں نہیں رکھنی چاہئیں بلکہ آگے بڑھ کر میل ملاپ کر لینا چاہئے۔

امیرِ اہلِ سُنّت نے کیسے صلح کروائی؟

مَدَنی چینل پر میں نے اپنا ایک واقعہ بھی بیان کیا ہے کہ ہمارے بڑوں کے آپس میں کچھ مسائل ہوئے ہوں گے جس کی وجہ سے میری خالہ کے ہاں ہم لوگوں کا آنا جانا بند تھا اور نہ ہی وہ آتی تھیں، میں کھارادر میں قائم شہید مسجد میں امامت کرواتا تھا اور خالہ کا گھر بھی اسی مسجد کے پاس تھا، دعوتِ اسلامی کو بنے ہوئے تھوڑا عرصہ ہوا تھا، لیکن میرا نام مشہور ہوگیا تھا، لہٰذا اللہ پاک کے کرم اور اس کی توفیق سے میں ہمت کرکے خالہ کے گھر چلا گیا، میرا تو ویسے بھی ان سے

1 ...... ”**فیضانِ نماز**“ یہ امیرِ اہلِ سُنّت حضرتِ علامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اپنی تحریر کردہ 600 صفحات پر مشتمل کتاب ہے جس میں امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نماز پڑھنے کے ثوابات، پانچ نمازوں کے فضائل، جماعت کے فضائل، مسجد کے فضائل، خشوع و خضوع سے نماز پڑھنے کے فضائل، نماز نہ پڑھنے کے عذابات اور عاشقانِ نماز کی 86 حکایات کو بیان فرمایا ہے۔ یہ کتاب دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً حاصل کی جا سکتی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۱۹۶۔

کوئی جھگڑا نہیں تھا، مجھے دیکھ کر وہ لوگ حیران ہو گئے اور کہنے لگے: تم؟ میں نے کہا: ہاں! میں صلح کرنے آیا ہوں مُعاف کر دو! خالو سے ملا تو انہوں نے کہا کہ تم اتنے بڑے آدمی ہو گئے ہو اور ہم سے خود ملنے آئے ہو!۔ پھر میں گھر آیا اور اپنی بہن وغیرہ کو سمجھا بجھا کر کہا: ”میں راہ ہموار کر کے آیا ہوں، لہٰذا آپ لوگ خالہ کے ہاں چلے جائیے“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ لوگ بھی ان کے ہاں چلے گئے اور اللہ پاک کے کرم سے خالہ کے ہاں ہمارے آنے جانے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

صلح کے دروازے کی چوکھٹ کچھ نیچے ہے

معلوم ہوا جن کی آپس میں ناراضی ہو ان میں سے کوئی ایک بھی ہمت کر لے تو ترکیب بن سکتی ہے۔ البتہ اگر آپ نے پُرانی باتیں یاد دلائیں مثلاً ”تم نے یہ یہ بولا تھا، یوں یوں کیا تھا، میں پھر بھی چل کر آیا ہوں“ تو ہو سکتا ہے وہ بولیں: ”آخر تو یہاں آیا ہی کیوں ہے؟ ہم نے ابھی تک دروازہ بند نہیں کیا، تو فوراً یہاں سے چلا جا“ لہٰذا صلح کے لئے جانے والے کے اندر جُھکاؤ ہونا چاہئے، کیونکہ صلح کے دروازے کی چوکھٹ کچھ نیچے ہے، اگر جُھک کر جائیں گے تو آسانی سے داخلہ مل جائے گا، جبکہ اکڑ کر جانے کے باعث سر ٹکرا جائے گا اور صلح نہیں ہو گی۔ ”گجراتی کہاوت ہے: نمیوں اللہ نے گھمیوں یعنی جو جھکا وہ اللہ پاک کو پسند آیا۔ حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَهُ اللّٰهُ[(1)] ”یعنی جس نے اللہ پاک کی رضا کے لئے عاجزی کی اللہ پاک اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔“ ہم بچپن میں سنتے تھے: ”لڑائی لڑائی معاف کرو اپنا دل صاف کرو“ نیز قرآنِ کریم میں ہے: ﴿ وَالصُّلْحُ خَیْرٌ ؕ ﴾[(2)] ”ترجمۂ کنزالایمان: اور صلح خوب ہے“ لہٰذا سب کو صلح کرنی چاہیے۔ صلح کے حوالے سے مکتبۃُ المدینہ کا رِسالہ ”ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صلح کرلی“[(3)] کا مطالعہ کیجئے، اللہ پاک نے چاہا تو آپ کا ذہن بن جائے گا۔ اللہ کریم ہمیں آپس میں صلح کے ساتھ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پہیلیاں پوچھنا کیسا؟

سُوال: بعض اوقات اس طرح بھی سُوال پوچھے جاتے ہیں مثلاً ”بتاؤ وہ کون سی چیز ہے جو آگ سے زیادہ گرم، برف

---

(1)..... مشکاۃ، کتاب الآداب، باب الغضب والکبر، ۲/ ۲۳۴، حدیث: ۵۱۱۹۔ (2)..... پ۵، النسآء: ۱۲۸۔

(3)..... **”ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صلح کرلی“** یہ امیرِ اہلِ سُنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 25 صفحات پر مشتمل رسالہ ہے جس میں صلح سے متعلق ضروری امور بیان کیے گئے ہیں مثلاً ”صلۂ رحمی کی تعریف“، ”صلۂ رحمی کے 10 فائدے“ اور ”رشتے داروں سے سلوک کی صورتیں“ یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً حاصل کیا جا سکتا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

سے زیادہ ٹھنڈی، دن سے زیادہ سفید اور رات سے زیادہ کالی ہے، بچے اسے کھاتے ہیں اور عورتیں اسے پیتی ہیں، نیز قبرستان میں دور رہتی ہے" وغیرہ، کیا ان کا بھی کوئی جواب ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں! ان کا بھی جواب ہوتا ہے اور عرفاً انہیں پہیلیاں بولتے ہیں، کسوٹی یا سُوال نہیں کہتے۔ البتہ جو سُوالات دینی یا دنیاوی معلومات پر مشتمل ہوں ان کے پوچھنے میں حرج نہیں، چونکہ ہم لوگ یہاں نیکی کی دعوت دینے کے لئے بیٹھتے ہیں، لہٰذا مَدَنی چینل والے کنفیوژ کرنے والے اور بے تکے سُوالات نہیں چلاتے۔[1]

چار رکعت والی فرض میں دوسری رکعت پر سلام پھیر دیا تو۔۔۔

سُوال: اگر کوئی چار رکعت والی فرض نماز میں تیسری رکعت میں اُٹھنے کے بجائے دوسری رکعت پر ہی سلام پھیر لے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: بہارِ شریعت، جلد 1 صفحہ نمبر 718 پر ہے: ظہر کی نماز پڑھتا تھا اور یہ خیال کرکے کہ چار پوری ہو گئیں، دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو چار پوری کرلے اور سجدۂ سہو کرے۔ اگر یہ گمان کیا کہ مجھ پر دو ہی رکعتیں ہیں مثلاً اپنے آپ کو

---

1 ...... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے: حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک! تم سے پہلے لوگوں کو کثرتِ سُوال اور اپنے نبیوں سے اختلاف نے ہلاک کر دیا۔ پس جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو اُس سے بچو اور جب کسی بات کا حکم دوں تو اُسے اپنی طاقت کے مطابق بجا لاؤ۔ (بخاری، کتاب الاعتصام۔۔۔ الخ، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ، ۴/۵۰۲، حدیث: ۷۲۸۸) حضرت ابو عیسیٰ مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے: نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، حق کی عدم ادائیگی، ناحق طلب کرنا اور بچیوں کو زندہ دفن کرنا حرام کر دیا ہے اور ہر سُنی سنائی بات کر دینے، کثرت سے سُوال کرنے اور مال ضائع کرنے کو تمہارے لیے مکروہ قرار دیا ہے۔ (بخاری، کتاب الادب، باب عقوق الوالدین من الکبائر، ۴/۹۵، حدیث: ۵۹۷۵) حدیثِ پاک میں "کثرتِ سُوال" کو مکروہ فرمایا گیا ہے، شارحینِ کرام نے اس کے کئی معانی بیان فرمائے ہیں چنانچہ حضرت علامہ عبد الرؤف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے مُراد یہ ہے کہ لوگوں کے احوال کے متعلق زیادہ سُوال نہ کرے یا یہ مُراد ہے کہ فضول اور لایعنی باتوں کے بارے میں زیادہ سُوال نہ کرے یا یہ مُراد ہے کہ کسی سے امتحان لینے کے لیے یا فخر کرنے اور اپنی عظمت ظاہر کرنے کے لیے دوسروں سے علمی سُوالات نہ کرے۔ (التیسیر بشرح الجامع الصغیر، حرف الھمزۃ، ۱/۲۵۱) حضرت علامہ محمد بن علّان شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "کثرتِ سُوال" کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اپنی ذات کے لیے بلا حاجت مال کا سُوال نہ کرے۔ بلا ضرورت مشکل اور پیچیدہ چیزوں کے بارے میں سُوال نہ کرے۔ لوگوں کے حالات اور زمانے کے مختلف واقعات کے بارے میں سُوال نہ کرے۔ کسی شخص سے خصوصیت کے ساتھ اس کے حالات کے بارے میں تفصیل سے سُوالات نہ کرے، کیونکہ ہو سکتا ہے اسے یہ اچھا نہ لگے۔ (دلیل الفالحین، باب فی تحریم العقوق وقطیعۃ الرحم، ۲/۱۸۵، تحت الحدیث: ۳۴۱)

مسافر تصور کیا یا یہ گمان ہوا کہ نمازِ جمعہ ہے یا نیا مسلمان ہوا ہے اور سمجھا کہ ظہر کے فرض دو ہی ہیں یا نمازِ عشا کو تراویح تصور کیا تو نماز جاتی رہی۔ یوں ہی اگر کوئی رُکن فوت ہو گیا اور یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا نماز گئی۔ یوں ہی اگر کوئی رُکن فوت ہو گیا اور یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا تو نماز گئی مثلاً کسی رکعت میں دو سجدوں کے بجائے ایک سجدہ کیا تھا اور یاد بھی ہے کہ اس کا ایک رُکن فوت ہو گیا یعنی ایک سجدہ رہ گیا، لیکن پھر بھی اس نے سلام پھیر دیا تو اس کی نماز ٹوٹ گئی۔[1]

چچا، تایا اور پھوپھی سے کثرت سے جھگڑے ہونے کی وجہ

سُوال: عموماً ننھیال مثلاً خالہ، ماموں وغیرہ کے ساتھ انسان کا محبت بھرا رشتہ ہوتا ہے، ممکن ہے ان کے ساتھ بھی کسی کا کبھی معمولی جھگڑا ہوتا ہو، مگر ایسا بہت کم سننے میں آتا ہے، لیکن ددھیال مثلاً چچا، تایا اور خصوصاً پھوپھی کے ساتھ انسان کے زیادہ جھگڑے ہوتے ہیں، ایسا کیوں ہوتا ہے؟ (سائل: سلمان عطاری مَدَنی، کراچی)

جواب: حدیثِ پاک میں دوستوں یا عام مسلمانوں کے بارے میں ہے کہ کبھی کبھی ملنا محبت بڑھاتا ہے[2]۔[3] شروع شروع میں رشتہ دار کثرت سے ملتے ہیں، پھر آہستہ آہستہ شیطان ان کے درمیان لڑائی کروا دیتا ہے جیسے بچے جب اجنبی ہوتے ہیں تو نہیں لڑتے، لیکن جو بچہ ملنسار ہوتا ہے وہ دوسرے بچے کے قریب ہوتا ہے، اسے چھیڑتا ہے، اس کے سامنے مسکراتا ہے، پھر یہ دونوں مل کر کھیلتے ہیں، ایک اِدھر سے دھکا دیتا ہے تو دوسرا اُدھر سے، نیز چھوٹی بچیاں بھی ایک دوسرے کے بال پکڑ کر کھینچ کر مار پیٹ کرتی ہیں۔ بچے تو بچے ہوتے ہیں، لیکن افسوس! اب خاندان کے میل جول رکھنے والے بڑے افراد بھی آپس میں لڑائی جھگڑا کر رہے ہیں مثلاً دو بھائیوں میں سے ایک مذہبی ماحول سے وابستہ ہوتا ہے جبکہ دوسرا ماڈرن جس کے باعث ان کی آپس میں نہیں بنتی، اسی طرح ساس بہو، نندیں، بھابھیاں اور بھائی بہنیں وغیرہ بھی چونکہ سب ایک ہی گھر میں رہتے ہیں، لہٰذا ان کے درمیان بھی لڑائیاں ہو جاتی ہیں، بلکہ بہت سے گناہوں کا صدور ہوتا

---

1 ...درمختار، کتاب الصلاۃ، باب: سجود السہو، ۲ / ۶۷۴۔ 2 ...معجم کبیر، ۴ / ۲۱، حدیث: ۳۵۳۵ ماخوذاً۔

3 شارحِ حدیث علامہ عبد الرَّءُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: اپنے بھائی سے وقفے وقفے سے ملاکرو اور روزانہ اس سے ملنے کو لازمہ نہ کرو کہ اس سے محبت میں اضافہ ہوگا اور لازم کرنے کی مقدار اتنی ہو جو اس پر آسان ہو۔ بعض شارحین نے فرمایا: ملاقات کی کثرت اکتاہٹ جبکہ کم ملنا دوستی کا سبب ہے۔ (فیض القدیر، ۴ / ۸۲، تحت الحدیث: ۴۵۵۵۔)

www.dawateislami.net

ہے۔ اگرچہ ان کا آپس میں ملنا صحیح ہے، لیکن یہ وقفے وقفے سے ملیں گے تو شاید کچھ بچت رہے گی، جبکہ دوسرے کے گھر پہ پڑے رہنے سے عزت ختم ہونے کے ساتھ ساتھ آپس میں لڑائی بھی ہو جاتی ہے۔ ممکن ہے دعوتِ اسلامی کے دینی یا کسی بھی اچھے ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے بچت ہو جائے ورنہ اللہ پاک خیر، پیار اور محبت نصیب فرمائے۔

”آواز نہ آئے“ اس کا کیا مطلب ہے؟

سُوال: جن دنوں میں اور آپ ڈیفنس ویو کے کسی مکان میں رہتے تھے، ان دنوں آپ نے مجھ سے پوچھا تھا: آپ کیا کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا تھا: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سامان کے ٹرک آنے اور جانے کی خبریں مل رہی ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب ٹھیک چل رہا ہے“ آپ کا یہ سُوال تنظیمی مفاد کے لئے تھا، اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: واقعہ کچھ یوں ہے کہ میں نگرانِ شوریٰ کے ساتھ حفاظتی امور کے تحت یا تحریری کام کی غرض سے کچھ عرصہ ڈیفنس ویو میں رہا، ایک دن میں نے نگرانِ شوریٰ سے پوچھا تھا کہ ”ایسا نہ ہو کہ آپ کی آواز آجائے“، ”آواز نہ آئے“ کا مفہوم سب نہیں سمجھتے ہوں گے، اس کا مطلب یہ ہے بندہ کام دھندہ نہ کرے، پھر بھی ٹھیک ٹھاک رہے، کھانا بھی اچھا یا واجبی سا کھائے تو کہیں اس کی آواز نہ آجائے، یہی وجہ ہے کہ میں نے ان سے پوچھا تھا کہ ”آپ کچھ کرتے بھی ہیں یا اِدھر اُدھر سے قرضہ پکڑ کر گزارا کرتے ہیں؟“ اگر ایسا کچھ ہے تو پھر دعوتِ اسلامی کی عزت داؤ پر لگ سکتی ہے اور کہنے والے کہہ سکتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کا نگرانِ شوریٰ اتنی رقم لے کر فرار ہو گیا۔

نماز کے بغیر انسان کس کام کا!

سُوال: میں اپنے ایک قریبی رشتہ دار کی دکان پر کام کرتا ہوں، بسا اوقات کام کی مصروفیت کے سبب میری نمازیں قضا ہو جاتی ہیں، میں دکان چھوڑنا چاہتا ہوں، لیکن مجھے لگتا ہے کہ اگر میں نے دکان چھوڑی تو میرے رشتہ دار کی دل آزاری ہو گی، اس صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر ابھی آپ کو دس بیس لاکھ روپے دے کر نوکری چھوڑنے کا کہا جائے تو شاید پیسے ہاتھ میں آتے ہی آپ نوکری چھوڑ دیں گے اور اپنی دکان چمکائیں گے اگرچہ نوکری چھوڑنے کے سبب کسی کی دل آزاری ہو، لہٰذا آپ بندے

کی ناراضی کو مت دیکھئے، بلکہ ربِّ کریم کی ناراضی کو پیشِ نظر رکھئے۔ یاد رکھئے! رشتہ دار کی ناراضی کے سبب ایک بھی نماز قضا کرنے کی اجازت نہیں، کیونکہ نماز نماز ہے نماز کے بغیر انسان کس کام کا! لہٰذا اگر آپ کو لگتا ہے کہ دکان چھوڑنے کی وجہ سے رشتہ دار آپ سے ناراض ہو جائے گا تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے! اس کو خوش رکھنے کے بجائے اگر ہم اللہ پاک اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خوش کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ کامیابی ملے گی۔ کام کے دوران ایک بھی نماز قضا نہ ہو اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنے رشتہ دار سے کہیں: "اگر آپ مجھے نمازوں کے اوقات میں نماز پڑھنے کی اجازت دیں گے تو ہی میں آپ کے پاس ڈیوٹی کر سکوں گا ورنہ میں دکان چھوڑ دوں گا" اس طرح کرنے سے اس کی دل آزاری کا گناہ نہیں ملے گا۔

سیدُ الشہداء کے مزار کی برکات

سُوال: سُنا ہے کہ "اگر کوئی شہدائے اُحد کے مزارات پر حاضر ہو کر یہ نیت کرے کہ اگر بیٹا ہوا تو اس کا نام حمزہ رکھوں گا تو اللہ پاک اسے بیٹا عطا فرمائے گا" کیا یہ بات دُرُست ہے؟

جواب: مجھے اس بارے میں پوری طرح یاد نہیں، البتہ نیک بندوں کے قُرب میں دعا قبول ہوتی ہے۔[1] سیدُ الشہدا حضرتِ سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صحابۂ کرام اور اولیائے کرام کے سروں کے بھی تاج ہیں، نیز ان کا اور دیگر شہدائے اُحد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کے مزارات قریب قریب ہیں، لہٰذا اللہ پاک کی رحمت سے ان کے مزار پر انوار پر نہ صرف بیٹے بلکہ مغفرت کی دعا بھی قبول ہو گی، جہنم سے آزادی بھی ملے گی، بلکہ جو مانگیں گے ملے گا۔ لہٰذا ان حضرات کے مزارات پر حاضر ہو کر نیک بیٹا اور بغیر آپریشن کے عافیت و سلامتی والی اولاد طلب کیجئے مثلاً "اے اللہ پاک! مجھے نیک اولاد دے، اے اللہ پاک! مجھے نیک بیٹا دے" کیونکہ بیٹا ملنے کے بعد پتا نہیں ہوتا کہ آگے چل کر یہ کیا بنے گا؟ بالفرض بڑا ہو کر ڈاکو یا ہیرونچی بن گیا تو ممکن ہے وہ آپ پر بھاری پڑ جائے، آپ کے گھر کا سامان بیچ ڈالے یوں آپ پیسے نہ ہونے کے باعث مدینے جا کر دعا مانگنے سے ہی محروم ہو جائیں۔

---

1 ..... فضائلِ دعا، ص ۱۴۰۔

معتکف اسلامی بہن کا غلطی سے دوسرے کمرے میں جانا کیسا؟

سُوال: ہمارے ایک دوست کی بیٹی اعتکاف میں تھی، غلطی سے دوسرے کمرے میں چلی گئی، تو اعتکاف کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر آپ کے دوست کی بیٹی نے ایک کمرے کو اپنے لئے "مسجدِ بیت" بنالیا تھا تو اس کمرے کے باہر جتنی بھی جگہیں ہیں مثلاً صحن، کچن، حمام اور واش روم وغیرہ سب اس کے لیے خارجِ مسجد کے حکم میں ہیں، لہٰذا اگر وہ بِلا اجازتِ شرعی خارجِ مسجد میں جائے گی تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ اعتکاف کی قضا کا طریقہ یہ ہے کہ وہ غروبِ آفتاب کے وقت بلکہ غروبِ آفتاب سے دومنٹ پہلے اعتکاف کی نیت سے مسجدِ بیت یعنی گھر کی مسجد میں موجود ہو، اس وقت سے اس کا اعتکاف شروع ہو گا اور اسے اگلے دن کا روزہ بھی رکھنا ہو گا، کیونکہ اس اعتکاف کا روزہ شرط ہے۔ یہ پورا دن اس کا اعتکاف میں شمار ہو گا، سورج ڈوبتے ہی افطار کے بعد اس کے روزے کی قضا پوری ہو جائے گی اور وہ اعتکاف سے باہر آجائے گی۔ اگر ماہِ رَمضان کا ایک یا زیادہ دن باقی ہوں تو ماہِ رَمضان میں بھی اسی طرح اعتکاف کی قضا ہو سکتی ہے۔[1]

گھر میں مسجدِ بیت بنانے کے فائدے

سُوال: گھر کے اندر مسجدِ بیت بنانے سے کیا کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟[2]

جواب: گھر کے کسی کمرے کو مسجدِ بیت بنانا چاہیے، میں نے خود دیکھا ہے کہ ساؤتھ افریقہ، امارات، پاکستان بلکہ کراچی میں لوگوں نے اپنے گھروں میں بڑی بڑی مسجدِ بیت بنائی ہوئی ہوتی ہے، مگر مجھے ان میں سے کسی مسجدِ بیت میں حاضری دینا یاد نہیں، البتہ میرے پوتوں نے مجھے بتایا ہے کہ ہم نے گھر میں عارضی طور پر مسجدِ بیت بنائی ہوئی ہے جس میں ہم نماز پڑھتے ہیں۔ اسی طرح اگر گھر کے اندر بڑے یا چھوٹے کمرے کو مسجدِ بیت بنالیا جائے تو اعتکاف میں بیٹھی ہوئی اسلامی بہن کو تھوڑا ملنے جلنے، جھاڑ جھنک کرنے اور چہل قدمی کرنے کا موقع مل جائے گا، کوئی ملنے والی آئی تو ان کے ساتھ مل کر ذِکْرُ اللہ کرلے گی، نیز مسجدِ بیت میں رہتے ہوئے سبزی بھی کاٹ سکے گی، اگر چولہا رکھنے کی جگہ ہو تو اس پر چاول وغیرہ بھی

---

1 فیضانِ رمضان، ص۲۷۳۔

2 ...یہ اور اس کے بعد والا سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جوابات امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا فرمودہ ہی ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

پکا سکے گی، جبکہ ایک مصلے جتنی جگہ کو مسجدِ بیت بنانے سے بے چاری بیٹھ بیٹھ کر تھک جائے گی۔

اسلامی بھائی اعتکاف کی قضا کیسے کریں؟

سُوال: اگر کسی اسلامی بھائی کا اعتکاف ٹوٹ جائے تو کیا وہ بھی اسی طرح اپنے اعتکاف و روزے کی قضا کرے؟

جواب: جی ہاں! جو لوگ مسجد میں اعتکاف کرتے ہیں، اگر ان کا اعتکاف ٹوٹ جائے تو انہیں چاہیے کہ وہ بھی یہی انداز اختیار کریں یعنی غروبِ آفتاب سے دو منٹ پہلے اعتکاف کی نیت سے دوسرے دن کے غروبِ آفتاب تک مسجد میں موجود رہیں اور اپنا اعتکاف ٹوٹنے کا ڈنکا بجانے کے بجائے چپ چاپ قضا کر لیں، نیز نفل اعتکاف کی نیت سے چاند رات تک مسجد میں پڑے رہیں۔ یاد رہے! اس دوران ہو سکتا ہے لوگ بار بار یہ سُوال کر کے تنگ کریں کہ ”کیا آپ 10 دن کا سُنَّتِ اعتکاف کر رہے ہیں؟“ لہٰذا اگر کسی کے ساتھ ایسی صورتِ حال پیش آجائے تو سمجھ میں یہی آتا ہے کہ وہ سُوال پوچھنے والے سے جھوٹ نہ بولے، بلکہ اس کے کان میں کہہ دے کہ میرا اعتکاف ٹوٹ گیا ہے، لیکن مہربانی کر کے میرے اس عمل کا ڈنکا مت بجانا۔

اعتکاف کی قضا کرنے والا اعتکاف ٹوٹنے کی وجہ نہ بتائے تو۔۔۔

سُوال: کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ اعتکاف ٹوٹنے کی وجہ سے مسجد میں نفل اعتکاف کرنے والا سُوال پوچھنے والے کو کوئی جواب ہی نہ دے؟ (سائل: مفتی محمد حسان عطاری مدنی)

جواب: اگر وہ جواب نہیں دے گا تو لوگ زبردستی جواب نکلوا لیں گے، بلکہ ایسی ایسی پنچایتیں کریں گے کہ خدا کی پناہ! یقیناً آپ کو بھی اس طرح کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہو گا، بلکہ آپ کے خاندان والے بھی آپ کو نہیں چھوڑتے ہوں گے! میں بھی اس طرح کی پنچایتیں برداشت کر کے بوڑھا ہو گیا ہوں، ہاں! میرا کوئی پُرانا رشتہ دار یا خاندان کے کوئی بزرگ مجھ سے اس طرح کا سُوال کریں تو یہ الگ بات ہے، کیونکہ میرے رشتہ دار بہت کم ہیں، لہٰذا میرا اپنے رشتہ داروں سے واسطہ کم ہی پڑتا ہے، نیز مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میرا پاکستان میں ایسا کوئی رشتہ دار موجود ہو، میرا خاندان کو لمبو میں ہے، ان میں میری بہن بڑی بھی تھیں اور اب شاید میری کوئی بھانجی مجھ سے بڑی یا میرے برابر ہو گی۔

امیرِ اہلِ سُنّت کی اپنے خاندان سے محبت

اللہ پاک کی رحمت سے کولمبو میں موجود میرے خاندان والے مجھے ماموں کہہ کر پکارتے، مجھے یاد کرتے اور مجھ سے محبت کرتے ہیں، نیز وہ سب دعوتِ اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہیں حتّٰی کہ میری بہن کے نواسے آصف کے پاس پورے کولمبو کی کابینہ ہے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ میں ایک بار اپنے خاندان کو دیکھ لوں، کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں، ان کی بھی یہ خواہش ہوگی کہ وہ مجھے دیکھیں، اللہ کرے زندگی میں ایک بار پھر میں اپنے خاندان سے ملاقات کرنے میں کامیاب ہو جاؤں۔ یاد رہے! وہاں کے میمن میمنی زبان بہت اچھی اور خالص بولتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ مجھے وہاں کی میمنی اچھی لگتی ہے، مگر ہمارے یہاں لوگوں نے میمنی زبان کی ٹانگ توڑ دی، گردن اُڑادی اور بازو کاٹ دیا ہے۔

کیا بچوں کو چھٹیوں میں دیر سے سونا چاہیے؟

سُوال: کیا بچوں کو چھٹیوں کے دنوں میں دیر سے سونا چاہیے؟

جواب: یہ سب والدین کی طبیعت اور تربیت پر ہے، اگر والدین رات دیر تک جاگتے رہیں اور بچوں سے کہیں: ”سو جاؤ“ تو بچے بولیں گے: ”جب آپ نہیں سوتے تو ہم کیوں سوئیں؟“ دوسرا یہ کہ اگر والدین بچوں کو جلدی سلا کر خود جاگتے رہیں گے اس کا یہ نقصان ہوگا کہ پھر بچے دن میں جاگیں گے اور والدین کو سونے نہیں دیں گے، لہٰذا اگر والدین اور بچوں کے سونے جاگنے کا وقت ایک جیسا ہوگا تو بہت آسانی ہو جائے گی۔

والدین جلدی سونا چاہیں، لیکن بچے نہ سوئیں تو۔۔۔

سُوال: اگر والدین رات میں جلدی سونا چاہیں، لیکن بچے نہ سوئیں تو اس صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اس صورت میں بچوں کو والدین کی اطاعت کرتے ہوئے جلدی سوجانا چاہیے مثلاً جب وہ سونے کا حکم فرمائیں تو بچے سو جائیں اور جب اُٹھنے کا حکم فرمائیں تو بچے اُٹھ جائیں۔

دانتوں سے ناخن کاٹنے کے نقصانات

سُوال: بعض بچوں کو منہ میں اُنگلی لینے کی عادت ہوتی ہے، اس کے کیا کیا نقصانات ہیں؟

جواب: بچے منہ میں اُنگلی نہ لیں تو ان کے لئے اچھا ہے، کیونکہ عموماً بچے منہ پر اُنگلی رکھنے کے ساتھ ساتھ دانتوں سے ناخن بھی کاٹتے ہیں اور ان کی اُنگلیاں اِدھر اُدھر بھی لگتی رہتی ہیں جس کی وجہ سے میل کچیل اور جراثیم ان کے منہ کے ذریعے پیٹ میں چلا جاتا ہے جس کے سبب بچوں کے پیٹ میں کیڑے پڑنے کے ساتھ ساتھ کئی بیماریاں ہو جاتی ہیں، بلکہ بڑوں کے مقابلے میں بچوں کے پیٹ میں زیادہ کیڑے ہو جاتے ہیں، کیونکہ بچے ہر چیز مثلاً کپڑا یا چادر وغیرہ کو منہ میں ڈال لیتے اور کھاتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ ناخن کھانے کا ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ اس سے بدن پر داغ ہونے کی بیماری ہو سکتی ہے جسے "بَرَص" یا "کوڑھ" بولتے ہیں، اس بیماری کے سبب آدمی تکلیف میں آجاتا ہے، نیز شکل وصورت بھی خراب ہو جاتی ہے، لہٰذا والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو منہ میں اُنگلیاں لینے سے روکیں۔ بچوں کو اس عادت سے نجات دلانے کے لئے مختلف دوائیاں بھی استعمال کی جا سکتی ہیں۔ بعض دوائیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں بچوں کی اُنگلیوں پر لگانے سے اُنگلیوں کا ذائقہ بدمزہ ہو جاتا ہے جس کے سبب بچہ انگلیوں پر منہ لگاتا بھی ہے تو فوراً ہٹا دیتا ہے۔

بچے گھر کی رونق ہوتے ہیں

سُوال: اس طرح کے بچے پہلے کے دور میں ہوتے ہوں گے جو فوراً والدین کی بات مان لیتے تھے، کیونکہ آج کل کے بچے اتنے شریف نہیں کہ فوراً والدین کی بات مان لیں، آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: ہمارے پاس جو بچہ ہے وہ بھی میری بات نہیں مانتا، بلکہ اپنے باپ کی بات ہی مانتا ہے، لہٰذا جب یہ اپنے والدین کو دیکھتا ہے تو خود ہی سیٹ ہو جاتا ہے، میری بات نہ ماننے کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اسے بہت لاڈ پیار دیا ہے، نیز مجھے بچوں کو قائل کرنا نہیں آتا، لیکن جس کو آتا ہے وہ انہیں قائل کر سکتا ہے۔ جو بچے والدین کی بات نہیں مانتے تو والدین کو ان پر اتنی سختی کرنے کی اجازت نہیں جو ظلم کے دائرے میں آجائے، کیونکہ بچے تو پھر بچے ہوتے ہیں اور ان سے گھر میں رونق لگی رہتی ہے، نیز یہ لکڑی کے لٹو کی طرح سہانے لگتے ہیں، کبھی اِدھر چڑھتے ہیں، کبھی اُدھر چڑھتے ہیں، کبھی اُوپر چڑھتے ہیں، کبھی پچھاڑے کھاتے ہیں اور کبھی شور مچاتے ہیں، پھر تھک ہار کر سیٹ ہو جاتے ہیں، ایسے بچے کو اُتھڑو بولتے ہے، بعض بچے اسے "لُچا" بولتے ہیں، حالانکہ لچا، لفنگا، بدمعاش اور وائرہ غیر مہذب الفاظ ہیں۔

نافرمان بیٹے کو سمجھانے کا طریقہ

سُوال: اگر کوئی بچہ اپنے والد یا والدہ کو کسی بُرے نام سے پکارے تو اسے کس طرح سمجھانا چاہیے؟

جواب: بیٹا ماں باپ کا نام بگاڑے ایسا کبھی سُنا نہیں، البتہ بعض بچے اپنے والدین کی بُرائیاں کرتے ہیں۔ بہر حال اگر بچہ اپنے والدین کو بُرے ناموں سے پکارے تو والدین کو چاہیے جس طرح وہ اسے اس سے پہلے سمجھاتے رہے ہیں اسی طرح اب بھی سمجھانے کی کوشش کریں جیسا کہ بعض ماں باپ اپنے بچوں کو صرف سمجھانے پر اکتفا کرتے ہیں اور بعض والدین سمجھانے کے ساتھ ساتھ بُری طرح جھاڑ بھی پلاتے ہیں، لیکن یاد رہے! بچے کے ساتھ مار دھاڑ کرنے سے وہ باغی ہو جاتا ہے، لہٰذا والدین کو چاہیے کہ وہ بچے کی نفسیات کے مطابق پیار و محبت سے سمجھائیں یا اسے کسی چیز کی لالچ دیں مثلاً ”اگر آپ اس کے بجائے یہ لفظ بولیں گے تو آپ کو فلاں انعام ملے گا“ یا پھر اس سے کہا جائے ”اگر آپ سارا دن یہ لفظ نہیں بولیں گے تو آپ کے پسند کی فلاں چیز پکا کر کھلائی جائے گی“ ممکن ہے اس حکمتِ عملی کے سبب نافرمان بچہ ان کے قابو میں آجائے گا اور بُری عادتیں بھی چھوڑ دے گا۔

داماد کی غیبتیں کرنا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ اپنے بہنوئی اور داماد سے بیزار ہوتے ہیں، ایسوں کے بارے میں راہ نمائی فرما دیجئے۔[1]

جواب: اس طرح کے لوگ مجھے بہت ملے جو کہتے تھے کہ میری بہن کو تنگ کرتا ہے، پیسے نہیں دیتا یا مارتا ہے وغیرہ، اگر معاملے کی گہرائی میں جائیں تو پتا چلے گا کہ کہانی کچھ اور ہی ہوتی ہے، کیونکہ بعض اوقات بندہ ایک طرف کی بات سن کر اپنا ذہن بنا لیتا ہے کہ اس کا بہنوئی ظالم ہے، حالانکہ وہ خود کسی نہ کسی مصیبت میں پھنسا ہوا ہوتا ہے۔ اسی طرح ساس جہاں بھر میں اپنے داماد کی بُرائیاں کر رہی ہوتی ہے مثلاً میرا داماد میری بیٹی کو تنگ کرتا ہے، اسے ستاتا ہے، کماتا نہیں ہے، گھر میں پڑا رہتا ہے وغیرہ“ بعض اوقات ان میں تہمتیں بھی شامل ہوتی ہیں جو غیبت سے زیادہ خطرناک

---

1 ..... یہ اور اس کے بعد والا سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جوابات امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا فرمودہ ہی ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنّت)

ہیں۔ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ غیبتیں کر کے اور تہمتیں لگا کر اپنی آخرت کو داؤ پر نہ لگائیں۔

ہر داڑھی اور عمامے والا دعوتِ اسلامی والا نہیں ہوتا

ایک آدمی شہید مسجد میں میرے پاس اپنے داماد کی شکایت کرنے آیا اور بولا:"تمہارا دعوتِ اسلامی والا میری بیٹی کو بہت تنگ کرتا ہے،ہم نے اسے دعوتِ اسلامی والا سمجھ کر اس کا اپنی بیٹی سے نکاح کیا تھا"وہ دعوتِ اسلامی والا تھا یا نہیں یہ کیسے کنفرم ہو؟کیونکہ بعض لوگوں کی داڑھی بھی ہوتی ہے،وہ عمامہ بھی باندھتے ہیں،لیکن عملی طور پر دعوتِ اسلامی والے نہیں ہوتے،کیونکہ نہ تو وہ اجتماع میں جاتے ہیں اور نہ ہی انہیں نمازوں کی پابندی کا کوئی خیال ہوتا ہے،البتہ اہلِ محبت ہوتے اور اپنے آپ کو دعوتِ اسلامی والا بولتے ہیں۔بہر حال داماد کی شکایت کرنے والا تھوڑا جذباتی تھا اور اس وقت اس کی بہت کھوئی ہوئی تھی،میں نے کہا:آپ نے مجھ سے مشورہ تو کیا ہی نہیں تھا،لہٰذا اب میں کیا کر سکتا ہوں!اس وقت میں نے سوچا میرا اسلامی بھائی پھنس گیا ہے،کیونکہ اس کا سسر اتنا غصے والا ہے کہ کوئی بات سمجھتا ہی نہیں۔اب خدا ہی بہتر جانے کہ کون کس کو تنگ کرتا ہے!جب لوگ میرے پاس آکر اس طرح بول دیتے ہیں تو اوروں کے پاس جاکر نجانے کیا کیا بولتے ہوں گے۔بہر حال یہ ایک ایسا ناسور ہے جو کینسر کی طرح ہے اور لاکھ سمجھانے کے باوجود بھی اس کا علاج بہت مشکل نظر آتا ہے۔اللہ کریم ہمیں دوسرے کی قدر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

بچپن کے جھٹکوں کے سبب معذور بچے کی صحت یابی کا وظیفہ

سُوال: میرے بیٹے کو بچپن میں جھٹکے لگے تھے،جس کے سبب نہ تو وہ بیٹھ سکتا ہے اور نہ ہی دیکھ سکتا ہے،حالانکہ وہ آٹھ مہینے کا ہو چکا ہے،برائے کرم اس کی صحت یابی کے لئے کوئی وظیفہ عنایت فرما دیجیے۔

جواب: جو شخص صحیح پڑھنا جانتا ہوں وہ روزانہ ایک بار دُرودِ تاج پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس میں سے تھوڑا سا پانی بچے کو پلائے،نیز یہی پانی اس کی آنکھوں اور چہرے پر بھی چھڑکے،یہ وظیفہ جتنے دن پڑھا جا سکے اتنے دن تک پڑھ لیا جائے۔

مرغیوں کے پنجے کھانا کیسا؟

سُوال: کیا مرغیوں کے پنجے کھانا حلال و جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! مرغیوں کے پنجے کھانا جائز اور حلال ہے۔ مرغی کے پنجے غریبوں کی غذا ہے، پہلے پھینک دیئے جاتے تھے، لیکن اب درجن کے حساب سے بکتے ہیں۔ یاد رہے! مرغی کی بیٹ نجاستِ غلیظہ اور ناپاک ہے،[1] نیز اس کا کھانا حرام ہے۔ عموماً مرغی کے پنجے اس کی بیٹ سے آلودہ ہوتے ہیں اور یہ آسانی سے ہٹتی بھی نہیں، لہٰذا انہیں کھانے سے پہلے چونے اور گرم پانی سے اچھی طرح دھو کر اس قدر صاف کر لینا چاہیے کہ پنجوں سے بیٹ کا اثر بالکل ختم ہو جائے۔

بھول کر کھانے پینے والے روزہ دار کو یاد دلانے کی صورتیں

سُوال: اگر ہمارے سامنے کوئی روزہ دار بھول کر پانی پی رہا ہو تو ہم اسے روزہ دار ہونا یاد دلائیں یا نہیں؟

جواب: بھول کر کھانے پینے والا اگر جوان یا طاقت ور بوڑھا ہے کہ بغیر کھائے پیئے روزہ پورا کر لے گا تو اسے بتانا واجب ہے،[2] اگر نہیں بتائیں گے تو گناہ گار ہوں گے، ہاں! اگر وہ بوڑھا یا کمزور ہے یا بوڑھا تو نہیں ہے، لیکن جوان ہے اور مزدوری کرتا ہے، نیز کھائے پیے بغیر روزہ برداشت نہیں کر سکے گا تو اسے نہ بتایا جائے تاکہ وہ کھا پی لے۔[3] یاد رہے! جو شخص بھولے سے کھا پی رہا ہے اس کا روزہ پورا ہو جائے گا، کیونکہ اسے اللہ پاک کھلا رہا ہے۔[4]

”ذِی رَحم مَحرَم“ سے کیا مُراد ہے؟

سُوال: ”ذِی رَحم مَحرَم“ کی وضاحت فرما دیجیے۔

جواب: رسالہ اِحترامِ مسلم[5] صفحہ نمبر 10 پر ہے: ذِی رَحم مَحرَم یعنی ایسا قریبی رشتہ دار کہ اگر ان میں سے جس کسی کو بھی مرد اور دوسرے کو عورت فرض کیا جائے تو نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہو جیسے باپ، ماں، بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن، چچا،

---

1 ..... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، مبحث فی بول الفارۃ... الخ، ١/ ٥٧٧ ماخوذاً۔

2 ..... ردالمحتار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ٣/ ٤٢٠۔

3 ..... بہارِ شریعت، ١/ ٩٨١، حصہ: ٥۔

4 ..... مسلم، کتاب الصیام، باب: اکل الناسی الخ، ص٤٣٩، حدیث: ٢٧١٦ ماخوذاً۔

5 ”احترامِ مسلم“ یہ امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 36 صفحات پر مشتمل رسالہ ہے، اس میں اہم معلومات کو جمع فرمایا ہے مثلاً دَیُّوث کی تعریف، شوہر کے حقوق، پڑوسیوں کی اہمیت اور اخلاقِ مصطفےٰ کی جھلکیاں وغیرہ۔ یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً حاصل کیا جا سکتا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

پھوپھی، ماموں، خالہ، بھانجا، بھانجی۔ [1]

کیا بیوی کا ہر مطالبہ پورا کرنا شوہر پر واجب ہے؟

سُوال: اگر شوہر کی آمدنی کم ہو اور بیوی کے مطالبات زیادہ ہوں تو کیا شوہر پر بیوی کے مطالبات پورے کرنا واجب ہے؟

جواب: بعض عورتیں اپنے شوہروں سے ایسی چیزوں کا مطالبہ کرتی ہیں جن کا دینا شوہر پر واجب نہیں ہوتا۔ البتہ بیوی کو عُرف لحاظ سے درمیانے درجے کا مکان، کھانا پینا، پہننے کے کپڑے دینا شوہر پر واجب ہے۔ [2]

کیا صلوٰۃُ التسبیح کی تسبیحات میں کمی بیشی ہونے سے گناہ ملتا ہے؟

سُوال: کیا صلوٰۃُ التسبیح کی نماز میں تسبیحات پڑھنے میں کمی بیشی ہو جانے سے گناہ ملتا ہے؟

جواب: اگر صلوٰۃُ التسبیح کی نماز میں تسبیحات میں کمی بیشی ہو جائے مثلاً نو پڑھیں یا 10، یا 10 کے بجائے 11 پڑھ لیں تو اس سے نہ نماز میں کوئی فرق پڑتا ہے اور نہ ہی اس کی وجہ سے نماز ٹوٹتی ہے تو گناہ کا تصور کیسے ممکن ہے!

عورت خاندان والوں کو بدگمانی سے بچائے

سُوال: بعض جگہ جوائنٹ فیملی سسٹم ہوتا ہے، جس کی وجہ سے عورت چاہتی ہے کہ اسے الگ کمرہ دیا جائے جہاں اس کے آرام میں کوئی خلل نہ ڈالے نہ ہی اس کے کمرے میں بلا اجازت کوئی داخل ہو، آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اگرچہ بلا اجازت کسی کو بھی عورت کے کمرے میں جانے کی اجازت نہیں، البتہ اگر وہ دروازہ بند کر کے کمرے میں بیٹھی رہے گی تو خاندان والے بدگمانی کریں گے کہ "یہ کمرہ بند کر کے ہم سے کچھ چھپا رہی ہے" لہٰذا عورت کو چاہیے کہ وہ اپنا دل بڑا رکھے اور موقع کی مناسبت سے ایڈجسٹ ہونے کی کوشش کرے۔

معتکف اسلامی بہن کا چارپائی پر سونا کیسا؟

سُوال: کیا گھر میں اعتکاف کرنے والی اسلامی بہن چارپائی پر سو سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! معتکف اسلامی بہن مسجدِ بیت میں چارپائی، پلنگ، سوفہ اور چاہے تو A.C بھی لگوا سکتی ہے، اگر مسجدِ

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۲/ ۲۸۷، حصہ: ۹۔ 2 ...... الجوھرۃ النیرۃ، کتاب النفقات، ۲/ ۱۰۹–۱۰۸ ماخوذاً۔

بیت کے باہر سے AC کی ٹھنڈک اندر آتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ اسٹیج یا تھ خارِجِ مسجد کے حکم میں ہے، لہٰذا معتکف اسلامی بہن بغیر شرعی اجازت کے وہاں نہ جائے۔

امام کے پیچھے ثنا پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیا مقتدی کو امام کے پیچھے نماز شروع کرنے کے بعد ثنا پڑھنی چاہیے؟

جواب: اگر امام جہری نماز پڑھا رہا ہے اور قراءت شروع کرچکا ہے تو اب مقتدی ثنا نہیں پڑھے گا۔[1] یاد رہے! جس نماز میں بلند آواز سے قراءت کی جاتی ہے اسے "جَہری نماز" کہتے ہیں۔

اِعتکاف شروع کرنے کے بعد جگہ کو وسیع کرنا کیسا؟

سُوال: اگر اعتکاف کی جگہ چھوٹی ہو تو کیا معتکف ہونے کے بعد اس جگہ کو کسی ترکیب سے وسیع کروایا جانا ممکن ہے؟[2]

جواب: جی نہیں! جنہوں نے 10 دن کا اعتکاف شروع کرلیا ہے اگر وہ اعتکاف والی چھوٹی جگہ کو تھوڑا بڑا کرنا چاہیں تو ایسا نہیں ہوسکتا۔

جذبہ راہ نمائی کرتا ہے

سُوال: بسا اوقات صرف ایک تقریر انسان کو بیدار کرنے کا سبب بن جاتی ہے جس کے بعد وہ کسی کام کو کرنے کی ٹھان لیتا ہے، لیکن کچھ دنوں بعد ٹھنڈا پڑ جاتا ہے، یہ ارشاد فرمایئے کہ اسے دوبارہ بیدار کرنے اور اس میں کشش پیدا کرنے کے لئے کیا پھر سے وہی تقریر سنانی پڑے گی؟ دوسرا سُوال یہ ہے کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائی فِیْ سَبِیْلِ اللہ دینی اور فلاحی کام کرنے میں تاریخی ریکارڈ بنا رہے ہیں مثلاً لاک ڈاؤن میں دعوتِ اسلامی والوں نے خون کی 19 ہزار بوتلیں عطیہ کرکے ریکارڈ قائم کیا تھا، اس طرح کا جذبہ ہمارے اندر کیسے پیدا ہو؟ (سائل: ثوبان عطاری)

---

1 ...... امام نے بالجہر قراءت شروع کردی تو مقتدی ثنا نہ پڑھے اگرچہ بوجہ دور ہونے یا بہرے ہونے کے امام کی آواز نہ سنتا ہو جیسے جمعہ و عیدین میں پچھلی صف کے مقتدی کہ بوجہ دور ہونے کے قراءت نہیں سنتے۔ (فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الامامۃ، ۱/۹۰) امام آہستہ پڑھتا ہو تو پڑھ لے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی بیان المتواتر بالشاذ، ۲/ ۲۴۲)

2 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

جواب: ”وجہ“ انسان کی بیداری کا سبب بنتی ہے کہ بندہ کسی نہ کسی ”وجہ“ کی بنیاد پر اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے محنت وکوشش کرتا ہے کہ اسے فلاں چیز حاصل ہو جائے، لیکن اسے استقامت ملنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جیسے بچوں کو کھیلنے میں مزہ آتا ہے تو وہ کھیلنے میں اس قدر مگن ہو جاتے ہیں کہ انہیں وقت گزرنے کا کوئی احساس تک نہیں ہوتا نہ ہی انہیں اس بات کا علم ہوتا ہے کہ کھیل کے دوران کیا وقت ہو رہا ہے۔ بہرحال ایک مسلمان کو اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کا ذہن بنانا چاہیے، اگر وہ اپنا پکا ذہن بنالے کہ اسے اللہ پاک کی رضا حاصل کرنی ہے تو پھر وہ وہی کام کرے گا جن سے اسے اللہ پاک کی رضا حاصل ہو اور جنہیں بجالانا اس کے لئے ممکن ہو، نیز ہر اس کام سے بچے گا جو رضائے الٰہی ملنے میں رکاوٹ کا سبب بنے، ممکن ہے وہ جوش میں آکر ایسا ہی کرے، لیکن ہو سکتا ہے بعد میں ٹھنڈا ہو کر پیچھے ہٹ جائے، لٰہذا اپنے اندر کے جذبے کو جگانے کے لئے اسے وہی چیزیں بار بار سننی چاہئیں، کیونکہ مَا تَکَرَّرَ تَقَرَّرَ یعنی جس بات کی تکرار کی جاتی ہے وہ دل میں قرار پکڑ لیتی ہے۔[1] جب کوئی بات کسی انسان کے دل میں قرار پکڑلے گی تو اس کا جذبہ بڑھ جائے گا، لیکن اگر بات نے دل میں قرار نہ پکڑا اور اس نے بھی معاملے کو آسان لیا تو وہ ٹھنڈا پڑ جائے گا، لٰہذا اسے چاہیے کہ وہ جس کام کو کرنا چاہتا ہے اسے سنجیدہ لے، نیز دیگر لوازمات مثلاً اچھی صحبت اور مطالعہ وغیرہ بھی اپنائے کہ ان کی برکت سے اسے کامیابی بھی ملے گی اور استقامت ملنے کے چانس بھی بڑھ جائیں گے۔

ہوتا وہی ہے جو ربِّ کریم چاہے

سُوال: بسا اوقات بندہ گھنٹہ گھنٹہ تقریریں کرتا ہے، لیکن اس کی تقریر کا کسی پر کوئی اثر دکھائی نہیں دیتا، جبکہ کوئی دوسرا شخص دو تین جملے ایسے بول جاتا ہے کہ سارا مجمع اس کے پیچھے چلنے لگ جاتا ہے، ایسا کیوں ہوتا ہے؟

جواب: یہ قدرتی عطا ہے کہ اللہ پاک کسی کی بات میں جلدی اثر پیدا کرتا ہے اور لوگوں کے دل میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے، اسی وجہ سے اس کی بات لوگوں کو جلدی سمجھ آجاتی ہے، لیکن جس سے محبت نہیں ہوتی اس کی بات جلدی سمجھ نہیں آتی۔ یہی حال بچوں کا ہے کہ بچہ جس سے نہیں ڈرتا اس کی بات بھی نہیں سنتا اور جس سے اسے ڈر لگتا ہے تو نہ

[1] ....عمدۃ القاری، کتاب المساقاۃ، باب بیع الحطب والکلاء، ۹/۹۰، تحت الحدیث: ۲۳۷۵۔

صرف وہ اس کی بات مانتا ہے، بلکہ اگر وہ بچے کو کسی چیز سے منع کر دے تو بچہ اس چیز سے باز بھی آ جاتا ہے۔ آپ کے دلائل اپنی جگہ پر، لیکن ہوتا وہی ہے جو ربِّ کریم چاہے، بعض اوقات بندے کو استقامت اور بہت سی چیزیں حاصل ہوتی ہیں، لیکن ربِّ کریم اس سے راضی نہیں ہوتا۔ اسی طرح بندہ لاکھ کوشش کرے، لیکن پھر بھی اسے عزت نہیں ملتی، ﴿ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ ﴾[1] "ترجمۂ کنزالایمان: اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔" نیز ربِّ کریم کسی وجہ کا پابند بھی نہیں! لہٰذا بندے کو ہر صورت میں اللہ پاک کی رضا پر نظر رکھنی چاہیے۔

نماز میں خانۂ کعبہ سے رُخ دوسری طرف ہو جائے تو۔۔۔

سُوال: اگر نماز پڑھتے وقت خانۂ کعبہ کی طرف رُخ کرنے میں معمولی غلطی ہو جائے مثلاً خانۂ کعبہ سے دو تین ڈگری رُخ دوسری طرف ہو جائے تو نماز کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: کعبے کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنے سے مُراد یہ ہے کہ نمازی کا رُخ قبلے سے 45 ڈگری کے اندر اندر ہو، لہٰذا اگر نمازی قبلے سے 45 ڈگری کے اندر اندر ہے تو اس کی نماز ہو جائے گی۔ لیکن اگر وہ قبلے سے سیدھی یا اُلٹی طرف 45 ڈگری سے باہر نکل گیا تو اس کی نماز نہیں ہو گی۔ یاد رہے! کعبے کے سامنے مسجدُ الحرام میں نماز پڑھنے کی صورت میں 45 ڈگری کو نہیں دیکھا جائے گا، بلکہ وہاں پر کعبے کی طرف ہی رُخ کیا جائے گا۔[2]

رَمَضانُ المبارَک کا آخری جمعہ اور قضا نمازیں

سُوال: رَمَضانُ المبارَک میں یہ پیغام اکثر سوشل میڈیا پر وائرل ہوتا ہے: "رَمَضانُ المبارَک کے آخری عشرے میں چار رکعت نفل پڑھنے سے ساری قضا نمازیں معاف ہو جاتی ہیں" اس بارے میں راہ نمائی فرما دیجیے۔

جواب: یہ کلپ غلط ہے، ایسا کچھ بھی نہیں ہے کہ "جمعۃ الوداع یعنی رَمَضانُ المبارَک کے آخری جمعہ کو دو، چار یا 100 رکعت پڑھنے سے ساری عمر کی قضا نمازیں معاف ہو جاتی ہیں" لہٰذا اگر کسی پر قضا نمازیں باقی ہیں تو اسے ان نمازوں کو طریقہ کار کے مطابق ادا کرنا ہی ہو گا۔

---

1 ......پ۳، اٰلِ عمران: ٢٦۔ 2 ......ھدایۃ، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلوۃ التی تتقدمھا، ۱/ ۴۷ ماخوذاً۔

کن مہینوں کے چاند دیکھنا واجب ہے؟

سُوال: کیا چاند دیکھنا واجب ہے؟ نیز کن اسلامی مہینوں کا چاند دیکھنا ضروری ہے؟

جواب: چاند دیکھنا واجبِ کفایہ ہے، واجبِ عین نہیں یعنی ہر ہر فرد پر چاند کا دیکھنا واجب نہیں ہے، لہٰذا اگر چند افراد چاند دیکھ لیں تو سب پر سے واجب اُتر جاتا ہے۔ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم، رَمَضَانُ الْمُبَارَک، شَوَّالُ الْمُکَرَّم، ذُوالْقَعْدَۃُ الْحَرَام اور ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرَام ان پانچ مہینوں کا چاند تلاش کرنا واجبِ کفایہ ہے۔(1)

اللہ پاک کی رَحمت سے اُمید لگانے کا طریقہ

سُوال: ایسا کون سا عمل کیا جائے کہ اللہ پاک کی رَحمت سے اُمید لگی رہے؟ (سائل: محمد فیاض عطاری، U.K)

جواب: اپنا ایمان مضبوط کیجئے اور اللہ پاک سے دعا بھی کرتے رہیے کہ وہ آپ کے اندر یہ کیفیت پیدا فرما دے، کیونکہ اللہ پاک کی رَحمت سے مایوس ہونا جائز نہیں،(2) نیز بعض صورتوں میں مایوسی کفر بھی ہوتی ہے،(3) لہٰذا اللہ پاک کی رَحمت پر اُمید رکھئے کہ اللہ پاک کی رَحمت بہت بڑی ہے، وہ خوب نوازے گا، اگر آپ کا کوئی کام نہیں ہو رہا تو اُمید رکھئے کہ اللہ پاک کی رَحمت سے کبھی نہ کبھی تو ہو جائے گا، نیز یہ اُمید کبھی ختم نہیں ہونی چاہیے۔

کسی مسلمان کی پریشانی پر خوش ہونا کیسا؟

سُوال: کسی مسلمان کی پریشانی پر خوش ہونا کیسا؟

جواب: کسی مسلمان کی تکلیف پر خوش ہونا "شَماتَت" ہے۔(4) شَماتَت سے بچنا بہت ضروری ہے، کیونکہ اس پر وعید آئی ہے۔(5) شَماتَت میں مبتلا شخص خود کو یوں ڈرائے کہ جس کی مصیبت پر میں خوش ہو رہا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ کل کو اس کی مصیبت مجھے لگ جائے۔ بہرحال شَماتَت سے بچتے ہوئے ہر مسلمان سے ہمدردی کرنی چاہیے۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۴۴۹ تا ۴۵۱ ماخوذاً۔ 2 ...... احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجا، باب حقیقۃ الرجا، ۴/۱۷۷۔

3 ...... تفسیر کبیر، پ۱۳، یوسف، تحت الآیۃ: ۸۷، ۶/ ۵۰۱ ماخوذاً۔ 4 ...... الحدیقۃ الندیۃ، المقالۃ الثانیۃ فی غوائلہ، ۱/ ۶۳۱ ماخوذاً۔

5 ...... رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کی شَماتَت نہ کر (یعنی اس کی مصیبت پر اظہارِ مسرت نہ کر) اللہ پاک اس پر رحم کرے گا اور تجھے اس میں مبتلا کر دے گا۔ (ترمذی، کتاب صفۃ یوم القیامۃ، ۵۴-باب (ت: ۱۱۹)، ۴/ ۲۲۷، حدیث: ۲۵۱۴)

فہرست

	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	سیدُ الشہداء کے مزار کی برکات	16
بچوں کی تربیت میں ماں کا کردار	1	معتکف اسلامی بہن کا غلطی سے دوسرے کمرے میں جانا کیسا؟	17
سب سے بڑی مصیبت کیا ہے؟	2	گھر میں مسجدِ بیت بنانے کے فائدے	17
فضول سُوالات کی مثالیں	3	اسلامی بھائی اعتکاف کی قضا کیسے کریں؟	18
غیر ضروری باتوں سے بچنے کا ذہن	3	اعتکاف کی قضا کرنے والا اعتکاف ٹوٹنے کی وجہ نہ بتائے تو	18
درودِ پاک پڑھنے کی عادت پر اِستقامت پانے کا طریقہ	4	امیرِ اہلِ سنّت کی اپنے خاندان سے محبت	19
معونت، کرامت اور اِستدراج کی تعریف	4	کیا بچوں کو چھٹیوں میں دیر سے سونا چاہیے؟	19
”مُتَبَرِّک“ اور ”مُتَبَرَّک“ میں دُرُست کیا ہے؟	5	والدین جلدی سونا چاہیں، لیکن بچے نہ سوئیں تو۔۔۔	19
”عید مُبارِک“ اور ”عید مُبارَک“ میں دُرُست کیا ہے؟	5	دانتوں سے ناخن کاٹنے کے نقصانات	19
امیرِ اہلِ سُنّت نے کن کن ملکوں کا سفر کیا ہے؟	5	بچے گھر کی رونق ہوتے ہیں	20
کیا امیرِ اہلِ سُنّت بچپن میں اپنا برتھ ڈے مناتے تھے؟	6	نافرمان بیٹے کو سمجھانے کا طریقہ	21
مَدَنی مذاکرے کے دوران ”حسن رضا“ کیا کرتے ہیں؟	6	داماد کی غیبتیں کرنا کیسا؟	21
بچے کن باتوں پر صبر کرکے ثواب حاصل کرسکتے ہیں؟	6	ہر داڑھی اور عمامے والا دعوتِ اسلامی والا نہیں ہوتا	22
ایک دوسرے کے حقوق کی حفاظت کس طرح کی جائے؟	7	بچپن کے جھٹکوں کے سبب معذور بچے کی صحت یابی کا وظیفہ	22
نبی اور رسول میں کیا فرق ہے؟	7	مُرغیوں کے پنجے کھانا کیسا؟	22
ایثار کرنے کا طریقہ	7	بھول کر کھانے پینے والے روزہ دار کو یاد دلانے کی صورتیں	23
نہانے کے بعد وُضو کرنا کیسا؟	8	”ذِی رَحِم مَحْرَم“ سے کیا مُراد ہے؟	23
وُضو کے لئے ناک میں پانی نہ چڑھایا تو کیا وضو ہوجائے گا؟	8	کیا بیوی کا ہر مطالبہ پورا کرنا شوہر پر واجب ہے؟	24
کیا قریشی کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟	9	کیا صلوٰۃ التسبیح کی تسبیحات میں کمی بیشی ہونے سے گناہ ملتا ہے؟	24
کیا سید اپنے بھائی یا بہن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے؟	9	عورت خاندان والوں کو بدگمانی سے بچائے	24
جہیز کے سامان پر زکوٰۃ ہوگی یا نہیں؟	9	معتکف اسلامی بہن کا چارپائی پر سونا کیسا؟	24
ہر سانس بددیانت نہیں ہوتی!	10	امام کے پیچھے ثنا پڑھنا کیسا؟	25
معذور بچے کو نماز کا جذبہ کیسے نصیب ہوا؟!	10	اِعتکاف شروع کرنے کے بعد جگہ کو وسیع کرنا کیسا؟	25
قَطعِ رحمی حرام ہے!	11	جذبہ راہ نمائی کرتا ہے	25
امیرِ اہلِ سُنّت نے کیسے صلح کروائی؟	11	ہوتا وہی ہے جو ربِّ کریم چاہے	26
صحن کے دروازے کی چوکھٹ کچھ نیچے ہے	12	نماز میں خانۂ کعبہ سے رُخ دوسری طرف ہوجائے تو۔۔۔	27
پہیلیاں پوچھنا کیسا؟	12	رَمَضانُ المبارَک کا آخری جمعہ اور قضا نمازیں	27
چار رکعت والی فرض میں دوسری رکعت پر سلام پھیر دیا تو۔۔۔	13	کن مہینوں کے چاند دیکھنا واجب ہے؟	28
چچا، تایا اور پھوپھی سے کثرت سے جھگڑے ہونے کی وجہ	14	اللہ پاک کی رحمت سے اُمید لگانے کا طریقہ	28
”آواز نہ آئے“ اس کا کیا مطلب ہے؟	15	کسی مسلمان کی پریشانی پر خوش ہونا کیسا؟	28
نماز کے بغیر انسان کس کام کا!	15	ماخذ و مراجع	30

ماخذومَراجع

قرآن مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفی**	**مطبوعات**
تفسیرِ کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ترمذی	امام ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۴ھ
معجم کبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
مصنف عبد الرزاق	امام حافظ ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مشکاۃ المصابیح	امام محمد بن عبد الرحمن خطیب تبریزی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرءوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
دلیل الفالحین	علامہ محمد بن علان صدیقی متوفی ۱۰۵۷ھ	دار المعرفۃ
عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۱ھ
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
نبراس	علامہ محمد عبد العزیز فرہاری، متوفی ۱۲۳۹ھ	ملتان
درمختار	علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوی هندیة	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ و علمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
الجوهرة النيرة	علامہ ابو بکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	کراچی
هداية	شیخ الاسلام برہان الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر المرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
التيسير	علامہ عبد الرؤف مناوی، متوفی ۱۰۰۳ھ	مکتبۃ الامام الشافعی الریاض
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
الحديقة الندية	علامہ عبد الغنی نابلسی، متوفی ۱۱۴۳ھ	پشاور پاکستان
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
جنّتی زیور	شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفےٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
ہمارا اسلام	خلیلِ ملت حضرت علامہ مفتی خلیل خاں برکاتی، متوفی ۱۴۰۵ھ	فرید بک سٹال لاہور
فتاویٰ اہلِ سنّت	دار الافتاء اہلِ سنت	مکتبۃ المدینہ کراچی
فضائلِ دعا	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ
فیضانِ رمضان	امیرِ اہلِ سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نَمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**غورو فکر**'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net